منگل | 29۔جولائی 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 166 | منگل 23 ربیع الاول۔1418ھ 29 وفا 1376 ہش 29 جولائی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ برطانیہ 1997 : اہلِ ربوہ کا جوش و خروش

امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر اہل ربوہ نے اپنے روایتی جوش و جذبہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ڈش انٹینا کے توسط احمدیہ ٹیلی ویژن پر جلسہ کا تمام پروگرام لائیو سنا اور روحانی لطف و مسرت سے وافر حصہ پایا۔ جلسہ کے آغاز سے پہلے ہی صدر عمومی ربوہ کی طرف جلسہ کا پروگرام خوبصورتی سے چھپوا کر سات ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اور صدران محلہ کے توسط سے یہ پروگرام ہر گھر میں پہنچا دیا گیا تھا۔ صدران کی میٹنگ میں اس سلسلے میں لائحہ عمل تیار کر لیا گیا کہ جلسے کے دنوں میں روزمرہ سارے پروگرام چھوڑ کر صرف جلسہ کے پروگرام دیکھے اور سنے جائیں۔

چنانچہ جمعہ 25۔جولائی سے خطبہ کے وقت اور پھر افتتاحی خطاب کے وقت اور بعد ازاں دونوں دن جلسہ کے اوقات میں ربوہ کے تمام بازار بند رہے۔ محلوں میں موجود چھوٹی چھوٹی دکانیں بھی بند رہیں۔ میدانوں میں کھیل کے گراؤنڈز میں بھی نوجوان نظر نہیں آئے۔ ربوہ کے تمام شہری بیوت الذکر میں 'ڈش کے سینٹروں میں یا گھروں میں جمع تھے اور جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء کے ایک ایک لمحے کو اپنی آنکھوں میں سمو لینا چاہتے تھے۔ اس امر کا اطمینان کیا گیا کہ اہل ربوہ میں سے کوئی شخص جلسہ کی برکتوں سے محروم نہ رہے۔

جلسہ کی آمد سے پہلے ہی ربوہ کے احمدی احباب و خواتین میں جوش و ولولہ کا انداز نمایاں تھا۔ گھروں اور بیوت الذکر میں پہلے سے ہی تیاری کر لی گئی تھی۔ بعض جگہوں پر حاضرین کے لئے چائے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

جب عالمی بیعت پر حضرت صاحب نے 30 لاکھ افراد کے احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان فرمایا تو اہل ربوہ کی بڑی تعداد نے اس خوشی میں مٹھائی تقسیم کی۔ سموسے، پکوڑے اور مٹھائی کی دکانیں مغرب سے پہلے پہلے خالی ہو گئیں۔ ہر شخص کی زبان پر گفتگو میں ایک دوسرے کو مبارکباد دی جا رہی تھی۔ اللہ کی رحمتوں کا عام ذکر ہو رہا تھا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ 1997ء کامرانیوں کی نئی تاریخ رقم کرنے کے بعد اختتام پذیر ہو گیا

اس سال دنیا بھر کے 30 لاکھ افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے

جب سے دنیا بنی ہے آسمان نے کبھی پہلے ایسا نظارہ نہیں دیکھا

96 ممالک کی 221 قوموں کے افراد نے عالمی بیعت کے ذریعے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی

اختتامی اجلاس میں برطانیہ سمیت تین ملکوں کے وزرائے اعظم کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے

لندن: 27۔جولائی 1997ء۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 32 واں جلسہ سالانہ کامیابیوں اور کامرانیوں کی نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اور عبادات اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں اختتام پذیر ہو گیا۔

اس سال عالمی بیعت کے موقع پر دنیا بھر کے 30 لاکھ (تین ملین) سے زائد افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کر کے تاریخ عالم اور تاریخ مذاہب کا ایک نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔

جلسہ سالانہ کے آخری روز پاکستانی وقت کے مطابق دن کے پانچ بجے اور لندن کے وقت کے مطابق دن کے ایک بجے عالمی بیعت کی تاریخ ساز تقریب ہوئی۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس موقع پر فرمایا انسانیت کی تاریخ میں اور مذہب کی تاریخ میں کبھی یہ واقعہ نہیں ہوا کہ دنیا کے 30 لاکھ افراد نے ایک ہی وقت میں ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہوں۔ اس سال 30 لاکھ سے زائد افراد نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ حضرت صاحب نے بتایا کہ پچھلے سال 94 ممالک کی 187 قوموں کے 16 لاکھ افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی جبکہ اس سال 96 ممالک کی 221 قوموں کے 30 لاکھ افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے کبھی آسمان نے یہ نظارہ نہیں دیکھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سال جماعت احمدیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ دنیا کے اکثر ممالک میں جہاں لوگ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں انہیں پہلے سے اطلاع دے دی گئی۔ جن مختلف زبانوں میں یہاں بیعت کے الفاظ دوہرائے جائیں گے انہی زبانوں میں وہ لوگ بھی اپنے اپنے ممالک میں ڈش انٹینا کی وساطت سے بیعت کے یہ الفاظ دوہرائیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بائبل میں ایک واقعہ درج ہے کہ مختلف علاقوں کے لوگ ایک ہی وقت میں اپنی اپنی زبانیں بولنے لگے۔ وہ ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتے تھے لیکن اپنی اپنی زبان سمجھتے تھے حضرت صاحب نے فرمایا یہ درحقیقت کوئی ماضی کی بات نہ تھی بلکہ مستقبل کا ایک پیش گوئی تھی جو آج پوری ہو رہی ہے۔

اس مختصر سے خطاب کے بعد حضرت صاحب نے بیعت لی دنیا کے تمام براعظموں کے افراد کی نمائندگی میں موجود لوگوں نے حضرت صاحب کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور باقی لوگوں نے ان لوگوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر رابطہ قائم کر لیا۔ حضرت صاحب نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دوہرائے۔ حضرت صاحب ایک جملہ بول کر رک جاتے اس کے بعد تمام لوگ اپنی اپنی زبان میں بیک وقت وہی جملہ دوہراتے۔ اس طرح بیعت کی تقریب مکمل ہوئی۔ اس کے فوراً بعد حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق جو جہاں بیٹھا تھا وہ اللہ کے حضور شکرانہ کے سجدے میں گر گیا۔ سجدہ شکر کے بعد یہ پروگرام ختم ہوا۔

آخری روز حضرت صاحب کے خطاب سے قبل تین ملکوں کے وزرائے اعظم کے پیغامات مکرم افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے پڑھ کر سنائے اور ان کا اردو ترجمہ سنایا۔ یہ وزرائے اعظم یہ ہیں۔ برطانیہ کے وزیراعظم جناب ٹونی بلیئر صاحب' جزائر فجی کے وزیراعظم' اور جزیرہ طوالو (جو بحرالکاہل میں واقع ہے) کے وزیراعظم۔ اس کے علاوہ افریقہ کے ایک بادشاہ کا پیغام حضرت صاحب نے خود پڑھ کر سنایا۔

حضرت صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وہ ارشادات بیان فرمائے جو حضرت بانی سلسلہ نے 1897ء کے جلسہ میں جو آٹھ دن جاری رہا تین تقاریر کی صورت میں ارشاد فرمائے تھے۔ ان ارشادات میں نہایت اہم نصائح کی گئی تھیں۔ جن کی تشریح حضرت صاحب ساتھ ساتھ بیان فرماتے رہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ الہام، عقل، علم اور سچائی کے بارے میں آپ کی ایک کتاب زیر طبع ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر دنیا کے ہر مذہب کے ساتھ بات کی جاسکتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر معقولی رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ اس ضمن میں حضرت صاحب نے عزیزہ مکرمہ فرینہ قریشی صاحبہ جو اب فرینہ ثاقب ہیں کی دن رات کی غیر معمولی خدمات کا خصوصی تذکرہ فرمایا جنہوں نے اس کتاب کی نوک پلک سنوارنے میں شدید محنت کی اور کتاب کا ایک ایک لفظ پڑھ کر اور ایک ایک پیراگراف پر غور کر کے حضرت صاحب سے رہنمائی حاصل کی اور بعض غیر واضح باتوں کو واضح کروایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس طرح سے میری مدد اور کسی نے نہیں کی۔ اس ضمن میں حضرت صاحب نے مکرم منیر الدین شمس صاحب اور امریکہ میں ریسرچ سیل کے انچارج مکرم ملک مسعود احمد صاحب کی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا جن کے تعاون سے یہ کتاب مکمل ہوئی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں کئی سال سے اس کتاب پر کام کر رہا تھا اور اگر یہ لوگ اس طرح تعاون نہ کرتے اور بار بار مجھ سے پوچھ کر کتاب کی نوک پلک درست نہ کرواتے تو یہ کتاب آج بھی مکمل نہ ہو سکتی۔

حضرت صاحب نے اپنے خطاب کے آخر میں دعا کروائی حضرت صاحب کا خطاب قریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ پاکستان کے وقت کے مطابق یہ خطاب رات پونے دس بجے شروع ہوا اور قریباً پونے بارہ بجے ختم ہوا۔ دنیا بھر کے لوگ اور پاکستان کے احمدی نصف رات گئے تک ٹیلی ویژن سیٹوں کے سامنے بیٹھے ڈش انٹینا کے توسط سے بڑے انہماک اور توجہ سے یہ پر معارف خطاب سنتے رہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا 1897ء کے جلسے کی رپورٹ شائع شدہ ہے یہ رپورٹ دوبارہ شائع کی جائے گی تاکہ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات یکجائی طور پر احباب پڑھ کر فائدہ اٹھا سکیں۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی کی دیگر اہم باتیں آئندہ اشاعتوں میں الفضل کے قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی رہیں گی۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

29- وفا 1376 ہش   29- جولائی 1997ء

عالمگیر جماعت احمدیہ کو مبارکباد

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 32واں جلسہ سالانہ 1997ء اپنے دامن میں بے شمار مبارکبادیں سمیٹے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں افضال اور برکتوں کے حسین جلوے دکھاتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی و کامرانی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

یوں تو اس جلسہ سالانہ کی حاضری بھی گزشتہ جلسوں کی نسبت غیر معمولی طور پر زیادہ تھی۔ گزشتہ سال کے 9 ہزار کی نسبت امسال 13 ہزار مردوزن نے شرکت کی (اس تعداد میں دس سال سے کم عمر بچے شامل نہیں)۔ لیکن اس جلسہ کی تاریخ ساز کامیابی اللہ کے فضلوں کا وہ غیر معمولی ظہور تھا جو عالمی بیعت کی صورت میں سامنے آیا۔ دنیا کے کونے کونے سے 30 لاکھ سے زائد نئے افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی۔ یہ نظارہ ہے اللہ کی رحمت کی ان ہواؤں کا جو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے بقول اب جھکڑ بن چکی ہیں۔ اور رحمتوں کے اس جھکڑ کے سامنے اب کسی کو کھڑے ہونے کی مجال نہیں۔

عالمی بیعت کا سلسلہ 1994ء کے جلسہ سے شروع ہوا پہلے سال 2 لاکھ بیعتیں، اس سے اگلے سال 4 لاکھ بیعتیں، اس سے اگلے سال 8 لاکھ، سال گزشتہ میں یہ تعداد 16 لاکھ تک جا پہنچی تو دیکھنے والے اور سوچنے والے حیران تھے کہ یہاں تک پہنچنے والی تعداد بھی ناممکنات میں شامل تھی۔ اب اگلے سال یہ تعداد 30 لاکھ کیسے ہو جائے گی؟ لیکن جیسا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اس سوال کا جواب یوں دیا تھا کہ یہ 16 لاکھ کیا تم نے اپنی کوشش سے احمدی کئے ہیں۔ جس اللہ کی رحمت نے ان سولہ لاکھ کو جماعت احمدیہ میں شامل کیا ہے اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے سامنے 30 لاکھ کیا ناممکن ہیں؟ مولا کریم کی رحمتوں اور فضلوں کے سامنے تو یہ تعداد بھی بہت حقیر ہے۔ اور اس میں احمدیوں کی کوششوں کا تو اتنا ہی دخل ہے جس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرمایا کرتے تھے کہ ہماری کوششوں کی مثال تو اس معصوم بچے کی سی ہے جو ضد کرتا ہے کہ میں یہ میز اٹھاؤں گا۔ ماں باپ جانتے ہیں کہ یہ کام اس کی استطاعت اور طاقت سے بالکل باہر ہے۔ لیکن اپنے کم سن بچے کی دلداری کی خاطر ماں اور باپ میز کو دونوں اطراف سے اٹھا لیتے ہیں اور معصوم بچہ کو کہتے ہیں کہ لو اب تم میز اٹھا لو۔ اس پر وہ بچہ اپنی سادگی میں ذرا سا ہاتھ میز کو لگا دیتا ہے اور ماں باپ میز کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھتے ہیں۔ اور بچہ خوشی سے کلکاریاں مارتا ہے کہ میں نے یہ بھاری میز اٹھالی ہے اور ماں باپ اپنے بچے کی معصوم ادائیں دیکھ کر خوشی سے نہال ہو جاتے ہیں۔

یہی کیفیت، بالکل یہی کیفیت احمدیوں کی کوششوں کی ہے۔ ان کی معصوم کوششیں اور اللہ کی محبت میں ڈوبی ہوئی ادائیں دیکھ کر عرش کا خدا بھی ان پر مسکراتا ہے۔ اور ان پر اپنی رحمتوں کی بارش کر دیتا ہے۔ ورنہ کیا یہ ممکن تھا کہ فرانسیسی زبان بولنے والے افریقی ممالک میں ایک سال میں 16 لاکھ بیعتیں ہو جائیں۔ سو سال سے جماعت کی کوششوں کا مرکز انگریزی بولنے والے افریقی ممالک تھے اور انہی ممالک میں بڑی بڑی مضبوط جماعتیں سکول اور ہسپتال اور مشن ہاؤسز قائم تھے۔ انہی میں سینکڑوں ہزاروں بیوت الذکر تھیں۔ اور اب چند سال کی بات ہے کہ فرینکوفون علاقوں، یعنی فرانسیسی بولنے والے افریقی ممالک میں جماعت احمدیہ نے اپنی کوششیں شروع کیں اور جس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کو ایک مبشر خواب میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا احمدیت کی کشتی بغیر چپوؤں کے، صرف ہاتھوں کو بطور چپو استعمال کرنے کے نتیجے میں زبردست تیز رفتاری سے دوڑنے لگی۔

عالمی بیعت اور 30 لاکھ بیعتوں کا اعلان ایسی تاریخ ساز کامیابی کا اعلان تھا کہ دنیا بھر کے احمدیوں کی خوشی و مسرت کا ٹھکانہ نہ تھا۔ ربوہ میں تو گھر گھر مٹھائی بٹ رہی تھی۔ لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے نہ تھکتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا اکرم ہے کہ احمدیت کی تاریخ کی یہ حیرت انگیز کامیابی ہماری آنکھوں کے سامنے رونما ہوئی ہے۔ احمدیوں کے ایمانوں کی مضبوطی میں ان کامرانیوں نے جو اضافہ کیا ہے اس کا تو بیان بھی الفاظ میں ممکن نہیں۔

بلاشبہ ہم ایک تاریخ ساز دور میں زندہ ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے گزشتہ سو سال میں قربانیوں دے کر، محنتیں اٹھا کر، اور تکلیفیں برداشت کر کے احمدیت کی رفیع الشان عمارتوں کی جو بنیادیں رکھی تھیں آج انہی پر احمدیت کی فلک بوس عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ افریقہ کے اولین مربیان حضرت مولانا نیر صاحب حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر وغیرہ کتنے ہی بزرگان ہیں جنہوں نے سروں پر کتابوں کے بکس اٹھا کر پیدل میلوں سفر کئے۔ دریاؤں اور ندی نالوں کو چل کر عبور کیا۔ مخالفتوں کی آندھیوں کا مقابلہ کیا۔ ایک شہر سے نکالے گئے تو دوسرے میں جا بسے۔ آج جس گیمبیا سے آنے والے احمدیت کی تعریف کرتے نہیں تھکتے وہاں جانے کے لئے احمدی مربی کو ویزا دینے سے بھی انکار کر دیا گیا تھا۔

یہ موقع ہے اللہ کے حضور شکرانے ادا کرنے کا۔ زبان سے بھی اور عمل سے بھی۔ عبادات سے بھی اور اپنی کوششوں کو کئی گنا بڑھا دینے سے بھی۔ اس لئے کہ مولا کریم کا ارشاد ہے کہ اگر تم میرے شکر گزار بنو گے تو میں نے تم پر اپنی رحمتیں اور بڑھا دوں گا۔ آج جو احمدی میدان عمل میں دعوت الی اللہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں وہ اپنی کوششوں کو کئی گنا بڑھا دیں۔ جو داعیان الی اللہ کی کامیابیاں سن کر خوش ہوتے ہیں وہ اپنے بستروں سے نکلیں اور ہرچہ باداباد کہہ کر اللہ کی رحمتوں کی اس لوٹ میں شریک ہو جائیں۔ راہ مولا کے ہر مجاہد کا استقبال کرنے کے لئے اور اس کے لئے سلامتی کا تحفہ پیش کرنے کے لئے فرشتے قطار اندر قطار کھڑے ہیں۔ یہ فضلوں سے جھولیاں بھر لینے کا دور ہے۔ رحمتوں کی موسلا دھار بارش سے قلب و روح کے ذرّے ذرّے کو بھگو لینے کا دور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سعادت عظمیٰ سے حصہ عطا کرے۔ آمین۔

سننے والی بات کو سن غور سے
جو نہیں سننے کے قابل، وہ نہ سُن
صرف اچھی بات کی تعریف کر
یونہی ہر اک بات پر تو سر نہ دُھن
ہر کسی کی آنکھ سے گر جائے گا
تو اگر ہر شخص کے گائے گا گُن

ابوالاقبال

اعلانات

○ ناظمین اطفال توجہ فرمائیں۔

۱۔ مورخہ یکم تا 7 اگست 1997ء ہفتہ اشاعت منایا جا رہا ہے۔ مرکزی ہدایات کے مطابق یہ ہفتہ بھرپور انداز سے منا کر رپورٹ مرکز بھجوائیں۔

۲۔ جولائی میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "ایک فتح نصیب جرنیل" مقرر ہے۔

۳۔ وقف جدید کے سال رواں کے 6 ماہ گزر چکے ہیں۔ ازراہ کرم ٹارگٹ مد نظر رکھتے ہوئے جلد وصولی مکمل کریں اور وصول شدہ چندہ بھی جلد جمع کروا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

یہاں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمان کی تعریف بیان فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ ان میں کیا کیا صفات پائی جاتی ہیں۔ یوں تو بہت لوگ ہیں جو بڑے شوق سے اپنے لڑکوں کا نام عبد الرحمان رکھتے ہیں اور بہت ہیں کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ کون ہو تو بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ صرف نام کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں یا حقیقت اور اصلیت کے لحاظ سے بھی اس کے بندے ہیں آخر اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لحاظ سے تو تمام کافر اور منافق بھی خدا تعالیٰ کے بندے ہی ہیں۔ مگر پھر انہی بندوں کو خدا تعالیٰ نے (جانور) بھی قرار دیا ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ قرار دے کر چوپایوں سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ انہی بندوں میں سے بعض کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ بندر اور سؤر بن گئے۔ پھر انہی بندوں میں سے بعض کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف نام کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا بندہ کہلانا کسی انسان کے لئے باعث فخر نہیں ہو سکتا۔ اگر صرف بندہ کہلانے سے کوئی انسان اللہ تعالیٰ کا مقرب بن سکتا تو خدا تعالیٰ نفس مطمئنہ رکھنے والے کو کیوں فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عباد میں داخل ہونا ایک بہت بلند مقام ہے۔ جو نفس مطمئنہ رکھنے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ جہاں تک ان کی پیدائش کا سوال ہے وہ پہلے بھی اللہ تعالیٰ ہی کے بندے تھے۔ اور خدا تعالیٰ ہی ان کا رازق اور مالک تھا۔ پھر یہ جو فرمایا کہ میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ تو معلوم ہوا کہ خدا کا بندہ ہونا دو رنگ میں ہوتا ہے ایک لحاظ سے تو تمام انسان خدا تعالیٰ ہی کے بندے ہیں۔ لیکن ایک لحاظ سے بعض اس کے بندے ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے۔ جو لوگ اس کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں وہ تو اس کے بندے کہلاتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ خدا کے بندے نہیں کہلاتے۔ بلکہ شیطان کے یا اپنے نفس کے بندے ہوتے ہیں۔

یہاں خدا تعالیٰ نے کچھ صفات بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاک نفس بندے کن صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ مگر اس جگہ بجائے (اللہ کے بندے) کہنے کے اللہ تعالیٰ نے (رحمان کے بندے) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ کیونکہ کفار کی طرف سے بار بار یہ سوال ہوتا تھا کہ رحمان کون ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے پہلے تو انہیں اپنی صفت رحمانیت کے ثبوت میں زمین و آسمان اور سورج اور چاند اور ستاروں وغیرہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر محمد رسول ﷺ کا اپنا وجود ان کے سامنے پیش کیا جو صفت رحمانیت کے ایک کامل مظہر تھے۔ اب اللہ تعالیٰ انہیں بتاتا ہے کہ اگر یہ شواہد بھی تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں اور تمہیں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا جلوہ نظر نہیں آتا تو تم خدا تعالیٰ کے ان بندوں کو دیکھ لو جو اس کی رحمانیت کے چلتے پھرتے مجسمہ ہیں۔ یعنی جس طرح سورج زمین کو اپنی شعاعوں سے منور کرتا اور ہر قسم کی تاریکیوں کو دور کرتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو محمد رسول ﷺ پر ایمان لائے ہیں وہ آپ کے فیض صحبت کی برکت سے دنیا کو ہر قسم کی علمی اور عقلی روشنی بہم پہنچا رہے ہیں اور انہیں اخلاق اور مذہب اور روحانیت کے میدان میں ہلاکت اور بربادی کے گڑھوں سے بچاتے ہوئے ترقی اور کامیابی کی راہیں دکھا رہے ہیں۔ اور جس طرح چاند سورج سے نور اخذ کرتا اور زمین پر اپنی فرحت بخش روشنی پھیلا دیتا ہے اسی طرح یہ لوگ خدا تعالیٰ سے وحی و الہام کا نور پا کر دنیا کو اپنی ان برکات سے متمتع کر رہے ہیں جن کا منبع انسانی عقل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا تازہ الہام ہے اور جس طرح رات لوگوں کے لئے آرام اور سکون کا موجب ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ لوگ غریبوں کے ہمدرد۔ مسکینوں کے ملجاء اور بیواؤں اور یتامیٰ کے ماویٰ ہیں۔ اور دنیا سے ہر قسم کے جھگڑوں اور فسادات کو مٹا کر ایک عالمگیر امن کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور جس طرح آسمان سے اس مادی دنیا پر بارشیں نازل ہوتی اور پیاسی زمینیں سیراب ہو جاتی ہیں اسی طرح یہ لوگ علم و عرفان کی ایک بارش ہیں جس سے دنیا میں ایک نیا انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ اور جس طرح بارش سے پھل اور پھول اور میوے اور طرح طرح کی غذائیں پیدا ہوتی ہیں اسی طرح ان کے ذریعہ نئے نئے علوم دنیا میں ایجاد ہو رہے ہیں۔ اور جس طرح زمین ہر ایک کے لئے فرش کا کام دیتی ہے اسی طرح ان کا دامن فیض بھی دنیا کی ہر قوم کے لئے وسیع ہے اور ہر مشرقی اور مغربی اور عربی اور عجمی کے لئے ان کی محبت بھری گود کھلی ہے۔ غرض یہ لوگ خدائے رحمان کی صفت رحمانیت کا ایک زندہ ثبوت ہیں۔ یہ پانی کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف بہتے اور ہواؤں کی طرح اس کی طرف اڑتے اور مشکلات اور حوادث میں زمین کی طرح ثابت قدم رہتے اور آگ کی طرح ہر قسم کی شیطانیت کو جلاتے اور پہاڑوں کی طرح دنیا کی حفاظت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ پس ان کو دیکھ کر بھی خدائے رحمان کی رحمانیت انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان عباد الرحمان کی علامات بیان کرتے ہوئے سب سے پہلی علامت یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ زمین پر بڑے سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں۔ اس کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ وہ اپنی دنیوی زندگی بڑے اعتدال کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ یعنی نہ تو بے جا غضب او تیزی سے کام لے کر لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور نہ سستی اور جمود کا شکار ہو کر اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی سے غافل ہو جاتے ہیں۔ بلکہ جس طرح آسمان کا وجود زمینی قوتوں کے نشوونما کے لئے ضروری ہوتا ہے اسی طرح ان کا وجود لوگوں کی ترقی اور ان کی فلاح و بہبود کا موجب بنتا ہے۔ ان کی تباہی اور بربادی کا موجب نہیں بنتا۔ یہ کہ جب جاہل لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں اپنی حرکات سے جوش دلائیں اور کوئی جھگڑا اور فساد کھڑا کریں تو وہ طیش میں آکر ناجائز اور اوچھے ہتھیاروں پر نہیں اتر آتے۔ بلکہ ایسی حالت میں بھی ان کی سلامتی ہی چاہتے ہیں۔ یعنی ایسے ذرائع استعمال میں لاتے ہیں جن سے ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور دنیا میں امن اور سلامتی کا دور دورہ ہو۔

ایک اچھی بات

جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد۔ امریکہ

انعام

بہت دنوں سے ایک خاص انعام کا شکریہ کے ساتھ ذکر کرنے کو دل چاہا۔ لیکن رکتا رہا۔ لیکن آج اس انعام کے ذکر کی روک کو دل نے دور کر دیا۔ 1965ء کے دسمبر جلسہ سالانہ کی بات ہے۔ حضرت امام جماعت الثالث نے محترم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور محترم کرنل عطاء اللہ صاحب کی تحریک و درخواست پر فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان فرمایا۔ اور ان دونوں بزرگوں کو فاؤنڈیشن کا چیئرمین اور وائس چیئرمین مقرر فرمایا۔ حضرت چوہدری صاحب تو سال کا زیادہ حصہ اپنی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں ہیگ (ہالینڈ) رہتے تھے محترم کرنل عطاء اللہ صاحب لاہور میں رہنے کے باعث عملاً فاؤنڈیشن کی ذمہ داریوں کو انجام دینے کے لئے ربوہ آتے جاتے رہتے۔ خاکسار سیکرٹری فاؤنڈیشن تھا اور کھلی رخصت و آزادی تھی کام کی اور بفضل خدا ہر طرح دونوں بزرگوں نے خاکسار کی کارکردگی سے ہمیشہ اطمینان پایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اس خدمت کے دوران فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو بالعموم اور دونوں بزرگوں چیئرمین اور وائس چیئرمین کو یہ خیال آیا کہ فاؤنڈیشن کے لئے جو عطیہ جات وصول ہوں ان پر حکومت ٹیکس وصول نہ کرے۔ جماعتی چندوں پر حکومت Tax وصول کرتی ہے۔ کوئی چندہ Tax سے مستثنیٰ نہیں۔ اور جماعت نے اس سلسلہ میں بعض دفعہ سرکردہ احباب کی تحریک کے باوجود حکومت سے کبھی Tax کی رعایت ان چندوں پر حاصل کرنے کی درخواست نہیں کی اور نہ کبھی جماعت نے خاص مصلحتوں پر ایسی رعایت کے لئے کوئی کوشش کی۔ اس وجہ سے ضرور سمجھا گیا کہ فاؤنڈیشن کے چندوں پر Tax کی رعایت کے بارہ میں حکومت سے بات چیت کرنے سے قبل سلسلہ عالیہ کی منظوری حاصل کی جائے جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث سے اس بارہ میں استصواب کیا گیا تو آپ نے فاؤنڈیشن کو اجازت دی کہ وہ Tax کی رعایت کے لئے کوشش کرے۔ اس کو انجام تک پہنچانے کے لئے خاکسار عاجز سیکرٹری کی ذمہ داری قرار دی گئی۔ محترم کرنل صاحب اور حضرت چوہدری صاحب سے ضروری ہدایات اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث سے دعا کی درخواست اور راہنمائی سے متعلقہ ادارہ ریونیو بورڈ آف پاکستان سے رابطہ کیا۔ باقاعدہ درخواست دی گئی اور متعدد بار اس بورڈ کے خاص اراکین سے ملنے جلنے کے لئے اسلام آباد آنا جانا ہوا۔ ان دنوں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب فیڈرل فنانس سیکرٹری تھے خاکسار ان کی خدمت میں بھی حاضر ہو کر ضروری مشورہ اور راہنمائی حاصل کرتا رہا۔ ان دنوں ریونیو بورڈ میں قصور کے رہنے والے ایک شیخ بھی تھے (جن کا نام یاد نہیں آرہا) جو خاص ہمدردانہ رویہ رکھتے اور جب بھی ان سے ملنے جاتا۔ یاد پڑتا ہے محترم صاحبزادہ صاحب نے بھی ان سے فون پر بات کی خاکسار کا تعارف بھی کرایا۔ وہ خاص توجہ سے ہماری امداد کے خواہاں تھے۔ بہرحال حکومتی قواعد کے مطابق انہیں ضروری Formalities انجام دینی تھیں کافی عرصہ لگا۔ انجام کار اس Negotiatin میں کامیابی ہوئی اور حکومت کے اس بورڈ نے ایک Notificatin جاری کر دیا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے مقاصد کے لئے جو عطیات دیئے جائیں گے ان پر Tax نہیں ہوگا۔

آخری بار اس فیصلہ کا علم پا کر ریونیو بورڈ کا خاص شکریہ ان شیخ صاحب کا بالخصوص کر کے واپس ربوہ آیا۔ شام کا وقت تھا۔ اگلے دن دفتر کے کام میں مصروف رہا۔ ظہر کے لئے بیت مبارک گیا۔ میرا ان دنوں حضرت امام جماعت الثالث کی اجازت کا یہ طریق تھا کہ ظہر کے بعد فوری نوعیت کا معاملہ یا کوئی خبر ہوتی تو حضرت صاحب محراب کے دروازہ سے باہر نکلتے اور خاکسار اسی وقت ساتھ کی دیوار کے دروازہ سے باہر نکل کر حضرت صاحب سے مل لیتا اور جو ضروری بات ہوتی کر لیتا اور حضرت صاحب سے راہنمائی حاصل کر لیتا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے عطیہ جات کے بارہ میں ریونیو بورڈ کے فیصلہ اور Notificatin جاری کر دینے کی اطلاع دی حضرت امام جماعت الثالث نے یہ سن کر خاص خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور مجھ سے مخاطب ہو کر ازراہ کرم فرمایا۔ "شیخ صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو انعام دوں گا" یہ سن کر حضرت صاحب کی عنایت کا شکریہ ادا کیا اور عرض کیا "کیا انعام دیں گے" فرمایا "تمہاری شادی کروادوں گا" میری پہلی بیوی مبارکہ بیگم فوت ہو چکی تھیں اور کافی عرصہ ہو گیا تھا۔ حضرت صاحب سے میں نے عرض کیا۔ کہاں شادی کروادیں گے فرمانے لگے "صفیہ بیگم سے" ساتھ ہی فرمایا "آپ استخارہ کریں" صفیہ بیگم حضرت قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی جو مدرسہ احمدیہ میں استاد تھے ان کی صاحبزادی ہیں جوانی میں بیوہ ہو گئی تھیں۔ حضرت قاضی صاحب حضرت صاحب کے بھی استاد تھے۔ صاحبزادی محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب حضرت صاحب کے درپے ایک عرصہ سے تھیں "بھائی جان آپ نے یہ کام ضرور کرنا ہے صفیہ کی شادی شیخ صاحب سے کرادیں" صفیہ اور صاحبزادی طیبہ صاحبہ کا سہیلی پنا تھا صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ اور صفیہ بیگم آپس میں بہنیں بنی ہوئی تھیں۔ جب بھی صاحبزادی ازراہ شفقت ملتی تو فرماتی شیخ صاحب میں آپ کی سالی ہوں" عرض کرتا بی بی آپ میری سینئر سالی ہیں" ہر دفعہ ان صاحبزادیوں نے سب نے خاص شفقت کا سلوک ہم دونوں سے روا رکھا۔ خاندان کی بزرگ خواتین سے جب میری والدہ ذکر کرتیں میری شادی کا تو سب یک زبان ہو کر صفیہ بیگم کا نام لیتیں۔ حضرت صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے استخارہ کیا تو خواب دیکھا زرد رنگ کے زنبور ہیں جو مجھ پر چاروں طرف سے حملہ کر رہے ہیں۔ لیکن مجھے کسی زنبور نے ڈسا نہیں پریشان ضرور کیا۔ اور خاکسار مدافعت کرتا رہا" حضرت صاحب نے مجھ سے چند دن کے بعد دریافت کیا۔ استخارہ کیا تھا۔ عرض کیا۔ استخارہ کیا تھا یہ خواب دیکھا۔ حضرت صاحب خاموش ہو گئے۔ چپ ایک ماہ یا کچھ زائد دن خاموش رہے۔ اور مجھ سے اس بارہ کوئی بات نہ کی۔ اگرچہ حضرت صاحب سے خاندان کی عزیز اور بزرگ خواتین اصرار سے کہتی رہیں یہ کام ضرور کرنا ہے۔

آخر ماہ ڈیڑھ ماہ بعد مجھ سے حضرت صاحب نے فرمایا "شیخ صاحب اب استخارہ کریں" چنانچہ خاکسار نے حضرت صاحب کے فرمان کی تعمیل میں دوبارہ استخارہ کیا۔ تو خواب دیکھا "میری پہلی فوت شدہ بیوی مجھے خواب میں ملیں اور کہا کہ اتنا صدقہ کرو (ایک خاص معین رقم بتلائی) اور صفیہ سے شادی کرلو" اس پر حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ اب اس بار کے استخارہ میں یہ خواب دیکھا ہے۔ حضرت صاحب فوری طور پر فرمانے لگے شیخ صاحب! آج ہی عصر کے بعد نکاح کا اعلان کروں گا۔ بتاؤ خطبہ میں کیا کہوں۔ یہ حضرت صاحب کی خاص شفقت اور ذرہ نوازی تھی عرض کیا ملفوظات جلد فلاں میں حضرت بانی سلسلہ کا ایک خاص ارشاد ہے وہ مجھے بہت ہی بھلا لگا ہے۔ اس موقع کے مناسب حال بھی ہے "فرمایا لاؤ دکھاؤ" لے کر گیا۔ پڑھا فرمایا ٹھیک ہے یہی بیان کروں گا" چنانچہ حضرت صاحب نے اس عرصہ میں اس عاجز کے لئے خاص دعا کی اور خاندان کے بزرگ افراد اور خواتین نے اس فیصلہ کی اطلاع پا کر خوشی اور مسرت کا خاص اظہار فرمایا۔ حضرت صاحب نے نکاح کا اعلان کیا اور خاص جذبہ سے فرمایا "میں یہ شادی کروا رہا ہوں" پھر ولیمہ میں بھی پیار سے شامل ہوئے اور جب رخصتانہ پنڈی سے لے کر آیا ولیمہ بھی ہو گیا تو حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے پیغام بھیجا صفیہ مجھے آکر ملو۔ صفیہ بیگم ملنے گئیں۔ دریافت کیا۔ کیا لباس پہنایا ہے وہ خاص لباس جو شادی کا صفیہ بیگم نے پہنا ہوا تھا دیکھا بے حد خوش ہوئیں اور تسلی پا کر مطمئن ہوئیں۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے صفیہ بیگم کو بلا کر اپنے پاس لٹایا اور گلے لگایا اور صفیہ بیگم سے پیار کیا اور دعا دی حضرت بانی سلسلہ کے ایک رفیق کی پوتی حضرت قاضی عبدالسلام جو خود حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور حضرت بانی سلسلہ نے ان کا نام عبدالسلام رکھا۔ اور حضرت امام جماعت الثالث اور اس عاجز کے استاد ان کی بیٹی اور پھر ان کی تحریک پر جبکہ وہ نیروبی میں سیکرٹری دعوت الی اللہ تھے کہ مربی منگوایا جائے مرکز میں درخواست کی گئی اور لمبا عرصہ جماعت نیروبی کے صدر رہے اور خاکسار کے قیام میں خاص شفقت کا سلوک اور اس عاجز کے کاموں میں خاص مددگار تھے۔ صفیہ بیگم ان کی صاحبزادی تھیں۔ اور حضرت صاحب کو صفیہ بیگم کے عین جوانی میں بیوہ ہو جانے کی وجہ سے خاص فکرمندی رہی اور اس موقعہ کی تلاش میں رہے۔ کہ اس کی پھر سے شادی کا انتظام ہو جائے۔ بفضل خدا حضرت امام جماعت الثالث ہمارے باہمی تعلقات کو خوشگوار دیکھ کر خوشی خوشی اس دنیا سے رخصت ہوئے ایک غیر معمولی فدائی احمدیت کی اور امامت کی شیدائی خاتون اللہ تعالیٰ نے مجھے نصیب کی۔ حضرت امام جماعت الثالث کی خاص عنایت اور دعاؤں کی برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کے توسط سے یہ "انعام" نصیب کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں اور بزرگ خواتین کو جنہوں نے اس عاجز پر یہ احسان کیا انہیں اجر عظیم نصیب کرے۔ انہیں دینی و دنیاوی مسرتوں سے نوازے۔

○○○

الفضل 18 جولائی 1958ء

نصیر احمد بی۔اے

محترم منشی سبحان علی صاحب

آپ تلاوت بلاناغہ کیا کرتے تھے۔ کتب حضرت بانی سلسلہ اور دیگر کتب سلسلہ کو بڑے شوق سے پڑھتے اپنے کام کی نوعیت کے لحاظ سے غایت درجہ کی مصروفیت کے باوجود کتب سلسلہ...... پڑھا کرتے تھے اور ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا مطالعہ ضرور کیا کریں۔ خدمت دین اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ دینی مسائل سے خوب واقف تھے۔ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس جب کبھی جانے کا موقع ملتا ان کو دعوت الی اللہ کرتے۔ اسی طرح دیگر غیر احمدیوں میں سے اگر کوئی احمدیت پر کسی قسم کا اعتراض کرتا آپ خاموش نہیں رہ سکتے تھے۔ بلکہ کلام الٰہی کتب سلسلہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں بین دلائل دیتے تھے۔ آپ کے ذریعہ سے کئی لوگوں کو احمدیت کی قبولیت کا شرف حاصل ہوا۔ جب بھی آپ کو دینی لحاظ سے مخالف ماحول میں کام کرنے کا موقعہ ملا باوجود مذہبی اختلاف کے ساتھ کام کرنے والے لوگ آپ کے علمی نمونہ اور طرز کلام کی وجہ سے آپ کا احترام اور عزت کرنے پر مجبور ہوتے۔

1934ء کا ایک واقعہ ہے کہ جب حضرت امام الثانی گورداسپور میں احراریوں کے فتنہ کے سلسلہ میں عدالت میں جایا کرتے تھے اور آپ کے ساتھ جماعت کے احباب بھی کثیر تعداد میں جایا کرتے تھے ایک دن وہاں چند احمدی بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے درمیان..... ایک صاحب تھے۔ آپ بھی وہاں جا کر بیٹھ گئے۔ ان صاحب نے شکل و شباہت سے اندازہ لگایا کہ ضرور کوئی احمدی ہیں اس نے حضرت بانی سلسلہ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے یہ بات ناقابل برداشت تھی۔ چنانچہ والد صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اس پر تمام مجمع نے تالیاں بجانا شروع کر دیں اور شور و غل ڈالنا شروع کر دیا۔ والد صاحب کچھ عرصہ خاموش رہے۔ جب مجمع نے اپنا شور بند کر دیا تو والد صاحب نے جو کہ سو آدمیوں میں اکیلے ہی احمدی تھے ان کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موثر تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی عظمت اور صداقت بیان کی نیز جو خدا تعالیٰ نے آپ کی تائید و نصرت فرمائی ہے اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ کے گھر میں کوئی شخص مرجائے تو آپ خوشیاں منائیں گے۔ حضرت بانی سلسلہ نے جب دعویٰ کیا اس وقت آپ اکیلے ہی تھے لیکن اب خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے لاکھوں آدمی آپ کی جماعت میں داخل ہیں اور یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔ آخر اس جماعت میں یہ لوگ کیا آپ میں سے نہیں آرہے؟ اگر یہ آپ میں سے ہی آرہے ہیں تو کیا آپ کے لئے خوشی منانے کا وقت ہے؟ اسی طرح آپ نے دلائل اور براہین سے حضرت بانی سلسلہ کی صداقت واضح کی۔ چنانچہ وہ تمام مجمع جو کہ پہلے شور مچا رہا تھا خاموش ہو گیا۔

خدمت سلسلہ کا آپ کو بہت شوق تھا ہمیں بھی تلقین فرماتے رہتے تھے کہ یہاں مرکز میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کرنی چاہئے اور فرمایا کرتے تھے اگرچہ سلسلہ کے دفاتر میں دوسرے شہروں کی نسبت تنخواہیں کم ہیں۔ لیکن پھر بھی باہر کی تنخواہیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ کیونکہ یہ ایسے بابرکت سلسلہ کی ملازمت ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے نام کو پھر سے دنیا میں بلند کرنے کے لئے قائم ہوا ہے اور تجدید دین اور تکمیل اشاعت دین کے لئے کمربستہ ہے۔ پس جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی خدمت اور امداد کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ان کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

خواہ کیسی حالت ہو آپ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی بہت کوشش کرتے تھے۔ بلکہ ہم سب کو ساتھ لاتے تھے۔ آزادی ملک سے قبل قادیان میں مرکز سلسلہ میں رہائش کی وجہ سے تو ہمیں خوش قسمتی سے یہ موقعہ حاصل تھا ہی۔ آزادی ملک کے بعد لاہور میں رہائش کے ایام میں ربوہ جلسہ سالانہ کے لئے حاضر ہوتے۔ جن دنوں اخبار الفضل بند تھا اور المصلح کراچی سے نکلتا تھا اس وقت ہم تمام بہن بھائی لاہور میں تھے اور آپ کراچی میں۔ کراچی جاتے ہی آپ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ہر مہینہ تھوڑی تھوڑی رقم پس انداز کرنی شروع کر دی۔ اپنے خرچ کے لئے بہت قلیل رقم رکھتے تھے۔ باقی سب ہم کو بھیج دیتے تھے۔ جلسہ سالانہ سے تین چار روز قبل آپ لاہور آئے۔ اور ہمیں بہت خوشی کے ساتھ فرمانے لگے کہ میرے بعض ساتھیوں نے کراچی سے اپنے عزیزوں کے لئے بہت سے تحفے تحائف میرے ہاتھ بھجوائے ہیں۔ لیکن میں آپ کے لئے کوئی چیز نہیں لایا۔ بلکہ میں آپ کو سب کو جلسہ سالانہ پر لے جاؤں گا جو کہ نہایت بابرکت ہے اور جس کے فیوض دائمی ہیں۔ اگر میں وہاں سے آپ کے لئے کوئی چیز لے آتا تو بہرحال وہ ایک نہ ایک دن خراب ہو جاتی اور ٹوٹ جاتی۔ اور اس کے علاوہ میں آپ کو جلسہ سالانہ پر لے جانے کے قابل نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ جب آپ حسب سابق ہم تمام کو جلسہ پر لے آئے تو بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ فرمانے لگے کہ امسال میں بھی حضرت بانی سلسلہ کی اس خدائی خبر کو پورا کرتے ہوئے ربوہ میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آیا ہوں کہ زمین کے کونے کونے سے لوگ اس بابرکت جلسہ میں شریک ہوں گے۔ آپ فرمانے لگے کہ کراچی بھی ملک کا ایک کونہ ہے۔ اس وجہ سے آپ بہت ہی خوش تھے پھر آپ جلسہ سالانہ سے پورا فائدہ اٹھاتے تھے یعنی تمام تقاریر سنتے تھے۔ دوران تقریر قطعاً باہر نہیں جاتے تھے اور ہمیں بھی اپنے ساتھ بٹھاتے تھے۔ اس جگہ آپ کے اعلیٰ کردار کا ایک خاص واقعہ قابل ذکر ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کوئی مالی فائدہ کسی قابل اعتراض ذریعہ سے حاصل کرنے کے کتنے مخالف تھے۔ اور آپ حسن نیت کو بہت سی اہمیت دیتے تھے۔ کراچی سے جب آپ کے جلسہ سالانہ ربوہ آنے کا پروگرام بنا تو آپ کو آپ کے ایک رفیق نے مشورہ دیا۔ کہ آپ کو ریل کے کرایہ میں اس طرح بچت ہو جائے گی کہ ایک میچ کے لئے ٹیم لاہور کے لئے جا رہی ہے۔ آپ اس کے ساتھ ہی وفد کے ممبروں میں شامل ہو جائیں۔ نصف کرایہ لگے گا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ میں ایک خالص دینی غرض سے یہ سفر اختیار کر رہا ہوں۔ اس طرح مالی فائدہ حاصل کرنے کی

کوشش سے نیت میں فرق آجائے گا۔ چنانچہ اس پیشکش کو مسترد کردیا۔

آپ شعائر دین اور روایات احمدیت کے پابند تھے۔ جب آپ چلتے تھے۔ تو خالص دینی طریق پر۔ چلتے وقت اور فارغ اوقات میں دعائیں اور درود ہمیشہ آپ کی زبان سے جاری رہتا۔ چنانچہ شدید بیماری میں جبکہ کمزوری کی وجہ سے غنودگی کی حالت تھی اس وقت بھی آپ کی زبان سے درود شریف اور خاص دعائیں جاری تھیں رشتہ داروں اور احباب کا ذکر کرتے وقت ان کا پورا نام لیتے اور احترام کے لئے "صاحب" کا لفظ بھی ضرور استعمال کرتے تھے۔ الوداع پر "فی امان اللہ" کی دعا بالضرور فرماتے۔ چلنے میں درمیانہ رفتار رکھتے تھے۔ قدم زمین پر بڑی آہستگی سے رکھتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رکھتے تھے۔ چلتے ہوئے ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے یہاں تک کہ بعض شناساؤں کو یہ شکوہ ہوا کرتا کہ وہ رستہ میں ہمیں ملے مگر انہوں نے ہمیں مخاطب نہیں کیا۔ مگر جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے معذرت کی کہ میں نے دیکھا نہیں تھا۔ سلام کا ہمیشہ پورا جواب دیا کرتے تھے۔ وفات سے دو گھنٹہ قبل کی بات ہے کہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ہسپتال میں تشریف لائے۔ اس وقت آپ پر بوجہ شدید کمزوری غنودگی طاری تھی۔ مکرم خورشید صاحب کے تشریف لانے پر ہم نے والد صاحب کو بڑے زور سے بلایا اور آوازیں بھی دیں۔ کافی دیر کے بعد تھوڑے سے ہوش میں آئے۔ اتنے میں برادرم شیخ خورشید احمد صاحب نے باواز بلند سلام کہا۔ محترم والد صاحب اس وقت بہت مشکل سے بول سکتے تھے۔ آپ نے جواب کہنے کے لئے بڑی مشکل سے آواز نکالی اور کافی دیر تک بمشکل کوشش کرنے کے بعد اسے مکمل کیا۔

والد صاحب کی وفات پر جو ہمارے لئے بظاہر ایک بے وقت اور شدید حادثہ ہے اکثر بزرگان سلسلہ اور والد صاحب کے دوستوں اور محسنوں کی طرف سے تعزیت کے پیغامات زبانی اور تحریری اور ملاقات کی صورت میں پہنچے ہیں۔ جن میں انہوں نے والد صاحب کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے نیک دعائیں کی ہیں ہم ان سب بزرگوں کے تہ دل سے ممنون ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب اور بزرگوں کو اپنے پاس سے اس نیکی کا اجر عطا فرمائے۔ اور والد صاحب کے لئے اور ہمارے حق میں ان کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو اور والد صاحب کو جنت میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

مسز زرقا تحسین

محترم سعید احمد خان شیروانی صاحب

جمعہ 20۔ جون 97ء کو میرے محترم سسر ہم سے جدا ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ آپ ہمارے لئے سسر سے زیادہ ایک شفیق باپ کی طرح تھے۔ آپ موصی تھے اس لئے 22۔ جون کو آپ کو بہشتی مقبرے میں دفن کیا گیا۔

آپ میرے والد بشارت محمود برلاس (صدر حلقہ کینال پارک) کے ماموں بھی لگتے تھے اور اسی رشتے سے ہم سب انہیں ماماجی کہتے تھے۔

آپ سب خاندان والوں کے ساتھ بہت محبت کرنے والے اور خیال رکھنے والے انسان تھے۔ آپ بہت حلیم طبع اور نیک فطرت انسان تھے۔ عبادات کے بہت پابند تھے۔ سخت سے سخت بیماری میں بھی کوشش کرتے کہ کوئی عبادت نہ چھوٹے۔ کلام الٰہی کی تلاوت بھی بہت عمدگی سے کرتے تھے۔

آپ نے خدا کے فضل سے دین اور دنیا دونوں میں بہت کامیابیاں حاصل کیں۔ آپ جماعت کے پکے فدائی تھے اور بتاتے تھے کہ سروس کے دوران جب بھی احمدیت کی وجہ سے آپ کی مخالفت ہوئی اور سروس چلی گئی تو آپ کبھی نہیں گھبرائے اور خدا پر توکل کیا اور خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزید ترقیوں اور کامیابیوں سے نوازا۔ اور آپ ہمیشہ اپنے سب بچوں کو بھی یہی تلقین کرتے تھے کہ احمدیت سے وابستہ ہونے میں ہی تمام کامیابیاں ہیں اس لئے کبھی کسی دنیاوی ڈر سے احمدیت سے پیچھے نہ ہٹو۔

آپ نے 1944ء میں 22 سال کی کم عمری اور نوجوانی میں وصیت کی ہوئی تھی۔ اور چندے دینے کے معاملے میں بہت پابند تھے۔ آپ اپنے والد حضرت شیر خان شیروانی صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کی طرح نہایت متقی، پرہیزگار اور جماعت کے فدائی تھے۔ آپ کے والد اپنے چھ بھائیوں میں اکیلے احمدی ہوئے تھے۔

ماماجی اپنے والد کے بارے میں بتاتے تھے کہ جب وہ سیالکوٹ میں ابھی اسکول میں تھے تو ایک دن بازار سے گزر رہے تھے تو ہر طرف شور سا سنا کہ کوئی بہت بڑے بزرگ قادیان سے آئے ہیں تو ماماجی کے والد بھی ان کی زیارت کرنے وہاں پہنچے جہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کچھ احباب کو وعظ و تلقین فرما رہے تھے۔ ان کے چہرے پر اتنا نور تھا کہ اسی وقت بیعت کر لی۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔

ماماجی نے بہت عرصہ جماعت کا کام نہایت جانفشانی سے کیا۔ میرے سسر اور کرنل عطاء اللہ صاحب گلبرگ کی انصار اللہ تنظیم کے بانیوں میں سے تھے اور انہوں نے پچیس سال پہلے گلبرگ جماعت کے لئے بہت محنت سے کام لیا اور بہت سے بزرگوں کو بھی اس تنظیم میں شامل کیا اور اسے فعال بنایا۔

ماماجی بہت مہمان نواز اور ملنسار انسان تھے، صرف ایک شفیق باپ ہی نہیں بلکہ ایک پیار کرنے والے شوہر تھے۔ آپ کی ازدواجی زندگی بھی نہایت کامیاب تھی اور تمام خاندان کے لوگ آپ میاں بیوی کی مثال دیتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ، چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑے ہیں، احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں پر اپنا فضل اور رحم کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ماماجی کو جنت میں اونچا مقام دے۔ (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشدہ ناصر

محترم منور احمد کاہلوں صاحب

میرے ماموں جان جناب منور احمد کاہلوں صاحب ضلع بہاولنگر کے ایک گاؤں چک 164/7.R کے ایک خوشحال گھرانے میں 1951ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم جناب فیض احمد صاحب کاہلوں جو کہ احمدیت کے بہت بڑے فدائی تھے انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے منور احمد کی تربیت بہت ہی احسن طریقے سے کی۔ منور احمد بھی اپنے باپ کی طرح احمدیت پہ جاں نثار کرنے والے ثابت ہوئے۔ آپ کے گاؤں میں صرف ان کا گھرانہ ہی احمدی تھا۔ بعد میں نانا جان کی کوشش رنگ لائی ایک دو گھر احمدی ہو گئے۔

میرے ماموں جان جرمنی ہوتے تھے۔ آپ بہت ہی بہادر انسان تھے آپ بہادر باپ کے بہادر بیٹے تھے۔ ماموں جان اپنی زندگی میں بہت ہی اچھے داعی الی اللہ تھے۔ آپ جرمنی کے ایک شہر نیوڈ کے صدر رہتے تھے۔ آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بہت ساری شادیاں کروائیں۔ آپ بہت رحم دل انسان تھے ہر کسی کے ساتھ ہمدردی کرنے والے تھے۔

نانا جان سے ماموں کا انتہائی پیار تھا۔ نانا جان ہمارے پاس 184/7.R میں رہتے تھے۔ نانا جان ایک دفعہ بہت زیادہ بیمار ہو گئے۔ ماموں جان کو فون کیا گیا۔ تو ماموں جان فون سنتے ہی پاکستان آ گئے۔ نانا جان نے جب سنا کہ میرا بیٹا آیا ہے تو فوراً چارپائی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ 1995ء میں پھر دوبارہ بیمار ہو گئے۔ پھر تو خدا تعالیٰ ہمیشہ کے لئے انہیں اپنے پاس لے گیا۔ پھر ماموں جان جنازہ پر پاکستان آئے۔ اس وقت ماموں جان کا چہرہ بہت ہی غمگین تھا ماموں جان کہتے تھے آج میرے لئے دعاؤں کا خزانہ ختم ہو گیا ہے۔ ماموں جان واپس جرمنی چلے گئے۔ ماموں جان کی چار بیٹیاں اور ایک ہی بیٹا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ ایک دن ایسا آیا نانا جان کی وفات کے تقریباً دو ماہ بعد آپ کی وفات ہو گئی۔ بابرکت مہینے کے دن اور آخری عشرہ تھا روزہ رکھ کر عصر کی عبادت سے فارغ ہو کر صرف دین کے کام کے سلسلہ میں کسی جگہ جا رہے تھے تو راستے میں ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کا ایک دوست تھا پاکستان میں یہ خبر جب ہم کو ملی تو اس وقت یہ خدا ہی جانتا ہو گا ہم پر کیا گزری۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میرے ماموں جان کا غائبانہ جنازہ لندن میں ازراہ شفقت پیارے آقا حضرت امام جماعت الرابع نے پڑھایا۔ آپ کا جسد خاکی جرمنی سے ربوہ لایا گیا۔ وہاں ماموں جان کے تمام ملنے والے ربوہ پہنچ گئے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت میں ارفع مقام عطا کرے ان کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

سیمینش کلاس واقفین نو کا تفریحی و معلوماتی دورہ

وکالت وقف نو کے شعبہ لینگویج کے زیر اہتمام سیمینش کلاس واقفین نو (ربوہ) کا ایک وفد جن کا تعلق دارالیمن، رحمت شرقی (ب)، شکور پارک، نصرت آباد اور دارالفتوح کے محلہ جات سے تھا مورخہ 28۔ جون بروز ہفتہ اسلام آباد۔ راولپنڈی اور مری کے تفریحی اور معلوماتی دورہ پر گیا۔

اس وفد میں واقفین نو بچوں، ماؤں اور ٹیچرز کی تعداد (60) تھی مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (انچارج شعبہ لینگویج) کی نگرانی میں یہ وفد 28۔ جون کی صبح ربوہ سے بذریعہ بس روانہ ہوا اور یکم جولائی کی شام بخیر و عافیت واپس پہنچا۔

واقفین بچوں نے اسلام آباد کی سیر کے دوران فیصل مسجد، جاپانی پارک، راول ڈیم اور شکرپڑیاں کا دورہ کیا۔ جاپانی پارک میں خاص جاپانی طرز پر لکڑی سے بنائے گئے کھیلوں کے مختلف نمونوں میں بچوں نے خاص دلچسپی ظاہر کی۔ اور بھول بھلیوں جیسے عجیب و غریب کھیلوں میں اس طرح محو ہو گئے کہ انہیں کسی اور چیز کی خبر نہ رہی۔ راول جھیل میں کشتی رانی کے مقابلہ جات اور جھیل کنارے لگے ہوئے جھولے بھی بچوں کی خصوصی دلچسپی کا باعث بنے رہے۔

بچوں نے مری کی بھی سیر کی مری کے پر فضا ٹھنڈے موسم اور قدرتی حسن سے مالا مال خوبصورت اور حسین پہاڑ اور ان پر آسمانوں سے باتیں کرتے ہوئے شاہ بلوط کے بلند و بالا درخت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے گیت گانے کا باعث بنے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ شعر زبان پر جاری ہو گیا۔

ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے تیرے دیدار کا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت کی سول سروس میں کرپشن

امریکی رسالہ ٹائم کے ایک تازہ شمارے میں ایک جائزہ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی بیورو کریسی کی نئی نسل میں کرپشن۔ بدعنوانی اور بے ایمانی کی بیماریاں سرعت سے سرایت کر رہی ہیں۔ اور یہ ادارہ بدعنوانی اور بے ایمانی کی علامت بن کر رہ گیا ہے۔ دراصل انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی۔ اے۔ ایس) کے پانچ ہزار افسر 95 کروڑ بھارتی عوام کے اصل حکمران ہیں۔ اور وہ بھی سیاست دانوں کے ساتھ مل کر اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں۔ اس رسالے نے مثال کے طور پر بتایا ہے کہ اس وقت بھی بہار کے چار افسروں اور تامل ناڈو کے 25 سینئر سول حکام کے خلاف ایسے ہی الزاموں کے تحت تحقیقات کی جارہی ہے۔ بمبئی کے سابق مونسپل کمشنر نے بتایا کہ اعلیٰ سطح بیوروکریسی کے اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان افسروں کو عوام کے قریب ہونا چاہئے مگر وہ عوام سے بہت دور وزراء اور سیاست دانوں کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں۔ ایک سینئر افسر کے۔ کے۔ شرمانے زیر تربیت افسروں سے کہا کہ ہمیں تاثر دیا جاتا تھا کہ ہم کوئی آسمان سے اتری ہوئی مخلوق ہیں۔ اور ہمیں افسر تعینات ہو کر صرف کرسی پر بیٹھنا ہے اور زندگی کے مزے لینا ہے۔

OOO

ایران اور جوھری بم کی تیاری

بی بی سی نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ گو فی الحال ایران کے پاس جوہری بم بنانے کے لئے بنیادی ڈھانچہ موجود نہیں تاہم روس یا چین مطلوبہ ساز و سامان فراہم کردیں گے اور اس طرح ایران جوہری بم سازی کے قابل ہو سکے گا۔ ویسے روس نے ایران میں ایک نیوکلیر مرکز مکمل کرنے کا پہلے ہی وعدہ کر رکھا ہے۔ امریکہ بھی کافی عرصہ سے ایسے ہی الزامات لگا رہا ہے کہ ایران خفیہ طور پر جوہری ہتھیار بنانے کا پروگرام رکھتا ہے۔ جبکہ ایران بار بار ان الزامات کی تردید کرتا رہا ہے کہ اس کے ایسے کوئی عزائم ہیں اس کا کہنا ہے کہ ایران کا ایٹمی پروگرام پرامن مقاصد کے لئے ہے۔ اور ایران اس معاملے میں پوری ذمہ داری کا مظاہرہ کررہا ہے۔

اب معلوم ہوا ہے کہ جوہری توانائی کے عالمی ادارے کے سربراہ ایران کے ایٹمی پروگرام کا جائزہ لینے کے لئے تہران پہنچ چکے ہیں جہاں وہ ایران کے ایٹمی تحقیقاتی مراکز میں جائیں گے اور ان کا معائنہ کریں گے اور ان کا بھرپور جائزہ لیں گے۔ اس کے علاوہ وہ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی اور دیگر سرکاری حکام سے ایران کی جوہری صنعت پر تبادلہ خیال کریں گے۔ اور اس طرح امریکہ کی طرف سے لگائے جانے والے الزامات کی چھان بین بھی ہو سکے گی۔

OOO

ترکی میں کشمکش

ترقی میں سیکولر اور دینی طاقتوں کے درمیان خلفشار دن بدن بڑھ رہا ہے اور خطرہ ہے کہ یہ خطرناک صورت نہ اختیار کر جائے اور فوج کو اس سلسلے میں مداخلت کرنا پڑے۔ جس وقت اسلام کے پرجوش موئد و پیروکار سابق وزیراعظم اربکان ملک کے وزیراعظم تھے اسی وقت سے ان کا ترک فوج کے سیکولر جرنیلوں کے ساتھ سرکاری اسلامی مدارس بند کرنے کا تنازعہ چل رہا تھا اور یہی تنازعہ دونوں اطراف میں چپقلش کا بڑا سبب بنا رہا اور بعد میں اربکان کو مستعفی ہونا پڑا۔ اب نئے وزیراعظم مسعود یلماز کی صدارت میں ہونے والے کابینہ کے اجلاس میں اس بات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ اسلامی سکول بند کر دئے جائیں۔ اور اس کے لئے ایک مسودہ قانون منظور کیا گیا جو جلد پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ جو کہ پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد قانون بن جائے گا۔ ترکی کی اسلامک ویلفیئر پارٹی بھی اس معاملہ میں سرگرم ہو گئی ہے اور پارٹی کے ترجمان نے بتایا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے سرکاری سکولوں کو بند کرنے کے لئے پارلیمنٹ میں مخلوط سیکولر حکومت نے بل کا مسودہ پیش کیا تو اس کے خلاف ہر ممکن جدوجہد کی جائے گی۔ یہ خیال بھی ظاہر کیا جارہا ہے کہ اگر فوج کی مرضی کے مطابق معاملات طے نہ ہوئے تو فوج حکومت کا تختہ بھی الٹ سکتی ہے۔

OOO

بھارتی فوجیوں کے لئے ترغیبات

سیاچن گلیشیر کو اگر ٹھنڈا جہنم کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہو گا۔ اور بھارتی فوجوں نے چونکہ اس گلیشیر کے اوپر قبضہ کر رکھا ہے اس لئے وہاں ان کے لئے حالات بہت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی بھارتی فوجی وہاں جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اب بھارتی فوجیوں کی اس گلیشیر پر عدم دلچسپی کے حل کے طور پر بھارتی حکومت نے سیاچن پر لڑنے والے فوجیوں کو بہت زیادہ مالی مراعات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ان کی تنخواہ یکدم سات گنا بڑھادی ہے۔ اب ان کا الاؤنس 1200 سے بڑھا کر سات ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح وہاں ڈیوٹی کے دوران ہلاک ہونے والے فوجیوں کے پسماندگان کو بھی بھاری معاوضہ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ آئندہ سے اس معاوضے کی مقدار بڑھا کر ساڑھے سات لاکھ کر دی گئی ہے۔ بھارت کے عسکری ماہرین کا خیال ہے کہ ان مراعات کے باعث فوجی اب سیاچن کے محاذ پر جانے سے گریز نہیں کریں گے۔ بلکہ اتنی زیادہ تنخواہ اور مراعات کے لالچ میں انہیں کافی تعداد میں خوشی سے جانے والے فوجی مل سکیں گے۔ دریں اثنا بھارتی دفاعی افواج کی تنخواہوں میں بھی بھاری اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جس سے حکومت کو 61 بلین روپے سالانہ کے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑیں گے۔ وائس آف جرمنی کا کہنا ہے کہ یہ اضافہ فوجی تنخواہ کمیشن کی تجویز کردہ سفارشات سے کہیں زیادہ ہے۔ دراصل بھارتی نوجوانوں کی اکثریت فوج میں ملازمت کرنے کی بجائے سول ملازمت کو ترجیح دیتی ہے۔ اور فوج کے افسر کیڈر میں بھی ہزاروں اسامیاں خالی رہتی ہیں جن کو پر کرنے کے لئے ہر قسم کی ترغیبات دی جاتی ہیں لیکن پھر بھی بھارتی نوجوان اس طرف راغب نہیں ہوتے۔

OOO

فرانس کے بچوں کے بارے میں قانون

فرانس کے چار قصبوں کے میئروں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسے قوانین پاس کئے جائیں جس سے بارہ سال تک کی عمر کے بچوں پر رات کے بارہ بجے سے صبح کے 6 بجے تک اکیلے گھومنے پھرنے پر پابندی لگائی جائے۔ ان اوقات کے دوران اگر کوئی بچہ سڑکوں پر اپنے ماں باپ یا کسی بڑے کے بغیر گھومتا ہوا پایا گیا تو پولیس اسے پکڑ کرلے جائے گی۔

اگرچہ ابھی ایسے قوانین لاگو تو نہیں کئے گئے لیکن پہلے ہی ان پر شدید نکتہ چینی شروع ہو گئی ہے۔ ایک فرانسیسی وزیر نے کہا ہے کہ یہ تو بچوں کے ساتھ آوارہ کتوں جیسا سلوک کرنے والی بات ہے۔ اور پولیس بھی ان قوانین سے کوئی خوش نہیں ہے کیونکہ وہ بھی اپنی حوالاتوں کو کنڈر گارٹن بنانا نہیں چاہتی۔

ویسے یہ تمام میئر دائیں بازو والی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور سوشلسٹوں کا کہنا ہے کہ یہ سب لوگ نیشنل فرنٹ کی دائیں بازو والی جماعت کے انتہا پسندی کے خیالات کے حامل ہیں۔ بائیں بازو والوں کا کہنا ہے کہ اصل بات تو یہ تھی کہ اس بات کا پتہ لگایا جاتا کہ آخر یہ بچے رات کے وقت گھروں سے اکیلے باہر کیوں آتے ہیں۔ اور ان وجوہات کا مداوا کرنے کی کوشش کی جاتی لیکن اس کے برخلاف بچوں کے ساتھ آوارہ کتوں جیسا سلوک کرنے والا قانون بنانے کا سوچا جارہا ہے۔

OOO

پاکستان میں یرقان کی وباء

آج کل پاکستان میں جگر کی خطرناک بیماری ہیپاٹائٹس جسے عام طور پر یرقان کہا جاتا ہے بہت زیادہ پھیل رہی ہے جو کہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کی ایک وجہ ڈسپوزیبل سرنجوں کا غلط اور دوبارہ استعمال ہے۔ اور ان سرنجوں کے دوبارہ استعمال سے نہ صرف ہیپاٹائٹس بلکہ ایڈز جیسی خطرناک بیماری بھی لگ سکتی ہے۔ ایک

باقی صفحہ 7 پر

O

وہ دکھائے گا زمانہ کہ جو دیکھا ہی نہ تھا
یوں بدل جائے گی دنیا کبھی سوچا ہی نہ تھا

یا انہیں قدر نہ تھی اہلِ جنوں کے دل کی
یا ہمیں عشق و محبت کا سلیقہ ہی نہ تھا

ہائے وہ لوگ جنہیں تیری تمنّا ہی نہ تھی
وائے وہ شہر جہاں پر ترا چرچا ہی نہ تھا

یوں تو ہر چیز تھی موجود زمانے بھر کی
شیخ کے پاس فقط نور خدا کا ہی نہ تھا

ذہن روشن تھے مگر تیرہ دروں تھی دنیا
روشنی اتنی فزوں تھی کہ اجالا ہی نہ تھا

ڈاکٹر پرویز پروازی

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا عطاء المومن کافی عرصہ سے شدید بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ امتہ المتین مبشر صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تقریباً چھ ماہ سے بخار اور یرقان میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ سید محمد مبشر شاہ صاحب ماڈرن ٹاؤن لاہور کی اہلیہ فوزیہ شکیلہ صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے ان کی تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی کے بھائی مکرم خبیر احمد محمود کئی دنوں سے دماغ میں رسولی کی وجہ بے ہوش ہیں۔ احباب سے ان کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم جمال دین صاحب آف کھارا حال راہوالی ضلع گوجرانوالہ مورخہ 10 جون 97ء وفات پا گئے ہیں۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی احباب سے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ شمسہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نعیم مظہر صاحب نعیم سٹوڈیو اقصیٰ روڈ ربوہ مورخہ 97-7-4 کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں۔ جنازہ بیت مہدی گول بازار ربوہ میں مکرم مقصود احمد صاحب نے مورخہ 97-7-5 کو بعد عشاء پڑھایا اگلے دن صبح بعد فجر 97-7-6 کو قبرستان نمبر1 میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل حصول اشتہارات کے لئے نارروال' سیالکوٹ' شاہدرہ' قصور' حافظ آباد اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں آ رہے ہیں احباب جماعت احمدیہ اور عہدیداران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

○ اس سال بھی حسب سابق طلبہ کے لئے مشرقی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع مہیا ہیں۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کے مضامین میں وہاں Specialisation ہو سکتی ہے امیدوار طلبہ کم از کم (F.Sc) ایف ایس سی ہونا لازمی ہے۔ خواہش مند طلبہ فوری طور پر اپنے امیر صاحب ضلع سے رابطہ کر کے ان سے معلومات حاصل کریں اور ان کی تصدیق کے ہمراہ اپنی درخواستیں 20- اگست 97ء تک وکالت تبشیر میں پہنچا دیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 29-جولائی 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-والی بال میچ- گوجرانوالہ بمقابلہ لاہور۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات- دانتوں کی بیماریاں- میزبان- ڈاکٹر سلطان- اے- مبشر مہمان- ڈاکٹر نصیر- اے- خان (حصہ سوئم)۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(90-6-1)۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر
11-00 جرمن سروس۔

بدھ 30-جولائی 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات- دانتوں کی بیماریاں- میزبان-ڈاکٹر سلطان اے- مبشر مہمان- ڈاکٹر نصیر-اے-خان-(حصہ سوئم)۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 کوئز پروگرام-سیرت امام جماعت احمدیہ الثانی حصہ اول۔
12-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-00 جرمن سروس۔

ضروری اعلان

○ محلہ دارالرحمت غربی میں صدر انجمن احمدیہ کی چند مزید دکانات زیر تعمیر ہیں کرایہ اور شرائط بہت معقول ہیں جو احباب سپر سٹور کھولنے میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ خواہش مند احباب اپنے صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے درخواست ارسال فرماویں اور دفتر سے رابطہ فرمایں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گمشدہ کاغذات

○ مکرمہ امتہ المتین مبشر صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ کی اسلام آباد ہسپتال کی رپورٹیں اور کچھ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی رپورٹیں فضل عمر ہسپتال اور دارالبرکات آتے ہوئے گم ہوئی ہیں یہ جس کو ملی ہوں مکرم صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔

بقیہ صفحہ 5

مری اور اسلام آباد کے راستہ میں چھتر باغ میں بھی بچوں نے قیام کیا۔ کھانا کھایا اور رنگ رنگ کے تفریحی پروگراموں سے خوب لطف اٹھایا۔

اس دورہ کے دوران بچوں اور بڑوں نے ضلع راولپنڈی کے امیر مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ کے ساتھ بھی ملاقات کی۔ جب واقفین نو بچے اس ملاقات کے لئے بیت العطاء (راولپنڈی) پہنچے تو وہاں موجود راولپنڈی کے واقفین نو بچوں نے انہیں بڑے پر تپاک طریقے سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کے الفاظ دوہرا دوہرا کر خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر ربوہ اور راولپنڈی کے واقفین نو کا ایک عملی پروگرام بھی بنایا گیا۔ محترم امیر صاحب کی طرف سے بچوں کو تحائف بھی دیئے گئے۔ دورہ کے دوران مختلف مناظر اور دیگر پروگراموں کو احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے ریکارڈ بھی کیا گیا۔

وکالت وقف نو اس پروگرام کے انتظامات کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے سیکرٹریان یمن بلاک و ناصر بلاک' نمائندہ ربوہ مکرم نصرت چوہدری صاحب ضلع راولپنڈی کے سیکرٹری وقف نو مکرم کرنل ولی الرحمٰن صاحب اور ان کے معاونین مکرم خالد سعید صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ قدسیہ سعید صاحبہ اور ان کی معاونات سب کی بے حد مشکور ہے۔

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 6

سروے کے مطابق بڑے ہسپتالوں اور کلینکوں اور پرائیویٹ پریکٹس کرنے والے ڈاکٹروں کے پاس- ڈسپوزیبل سرنجوں کو ضائع کرنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ اور بعض سماج دشمن لوگ ان جگہوں سے ایسی استعمال شدہ سرنجیں جمع کر کے دوبارہ پیک کر کے دوکانداروں کو معمولی داموں بیچ دیتے ہیں اور یہ دکانداران سرنجوں کو پھر آگے مارکیٹ میں بھیج دیتے ہیں۔ اور ان کو فروخت کرنے والے یا ان کو صاف کر کے اور دوبارہ نئے طور پر پیک کر کے میڈیکل سٹوروں یا محکمہ صحت کے سپلائرز کو دوبارہ سستے داموں بیچ دیتے ہیں۔ اور اس طرح سے یہ استعمال شدہ سرنجیں ہیپاٹائٹس اور ایڈز جیسی بیماریاں پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ استعمال سے پہلے ڈسپوزیبل سرنجوں کا بغور معائنہ کیا جائے۔ اگر ایسا معلوم ہو کہ سرنج کی پیکنگ صحیح نہیں ہے اور کسی وجہ سے نئی معلوم نہیں ہو رہی تو اسے ہرگز استعمال نہ کیا جائے اور ایسی سرنجوں کے سپلائر کے متعلق بھی اچھی طرح چھان بین کی جائے۔ اور بغیر پوری تسلی کئے بظاہر نئی ڈسپوزیبل سرنج بھی استعمال نہیں کی جانی چاہیئے۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کراچی میں قتل وغارت کے واقعات پر ازخود کارروائی شروع کردی ہے۔ عدالت کے نوٹس پر اٹارنی جنرل ' ایڈووکیٹ جنرل ' وفاقی سیکرٹری داخلہ ' صوبائی ہوم سیکرٹری ' آئی جی پولیس اور پیپلزپارٹی کے رہنما حاضر ہوئے۔ مختلف فریقوں کی درخواست پر کارروائی 4۔اگست تک ملتوی کردی گئی ہے۔

○ کراچی میں قتل وغارت کے متعلق ازخود کارروائی کس بنیاد پر شروع کی گئی ہے؟ حکومت نے سپریم کورٹ سے اس بارہ میں مواد طلب کر لیا ہے۔ اٹارنی جنرل نے کہا ہے کہ یہ ملک ہم سب کا ہے۔ اور یہاں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا تعلق ہم سب سے ہے۔ سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل نے درخواست کی ہے کہ انہیں عدالتی ریکارڈ پر موجود اس تمام میٹریل اور اخباری تراشوں کی نقول کا ایک مکمل سیٹ فراہم کیا جائے جس کی بنیاد پر عدالت عظمیٰ ازخود کارروائی کر رہی ہے تاکہ اس کی روشنی میں متعلقہ اداروں سے اصل حقائق کی تحقیق کے بعد جواب تیار کیا جاسکے۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ عالمی ادارے ہماری پالیسیوں کے قائل ہونے پر امداد کے لئے تیار ہوئے ہیں خدا کے فضل سے ملک کو سیاسی و معاشی استحکام کی راہ پر ڈال دیا ہے۔

○ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق وفاقی حکومت کے تحت پبلک ورکس کے 11 مختلف اداروں میں 2۔ارب 21 کروڑ روپے کی خورد برد اور بے ضابطگیاں کی گئی ہیں۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ پولیس کی وردی میں ڈاکو بھی ہیں۔ اگر اس محکمے میں ڈاکو نہ ہوتے تو اس کی کارکردگی اتنی گھٹیا نہ ہوتی۔ انہوں نے پولیس لائن میں خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ دہشت گردی اور فرقہ واریت سمیت سنگین جرائم ختم کرنے کے لئے قائم کی جانے والی ایلیٹ فورس میں دیانتدار افراد کو تربیت دی جائے ایسا نہ ہو کہ ڈکیت اور غیرذمہ دار لوگ بھی گھس آئیں۔

○ آسمانی بجلی گرنے اور سیلاب سے مانسہرہ کے علاقہ شگیاری اور چوآسیدن شاہ میں 30۔افراد ہلاک اور کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔ شگیاری کے دو دیہاتوں میں نالوں اور سیلاب کا ریلا چار گھروں کے 19۔افراد کو بہا کر لے گیا۔ بارش کے بعد پہاڑوں پر سے آنے والے 14 فٹ اونچے سیلاب نے چوآسیدن شاہ میں تباہی مچا دی۔

○ سمندری میں مشتعل نوجوانوں نے معمولی تنازعہ پر ایک ہی گھر کے 4۔افراد کو قتل کردیا۔

○ زرعی ٹیکس کے خلاف سرگودھا میں کسانوں نے دودھ لانے والی ٹرینیں روک لیں۔ پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں۔ انتظامیہ نے پولیس کی نگرانی میں دودھ ' پھل اور سبزیاں مارکیٹوں تک پہنچائیں۔ سینکڑوں کسانوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ پتھراؤ کے جواب میں زبردست شیلنگ ہوئی ' دوسرے اضلاع سے بھی پولیس بلالی گئی۔

○ حکومت پنجاب نے فصلوں پر مالیہ ختم کردیا ہے۔ گورنر پنجاب نے اس سلسلہ میں آرڈیننس جاری کر دیا ہے۔ جو پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں منظور ہوگا۔ حکومت نے یہ فیصلہ کاشتکاروں کی سہولت کے لئے کیا ہے۔ حکومت کو اس سے 80 لاکھ روپے حاصل ہوتے تھے۔

○ صوبائی وزیر خزانہ سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کو زرعی ٹیکس کے حوالے سے مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا زرعی ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ "کسان بچاؤ" تحریک کے لیڈروں کا کاشتکاری سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ تحریک پی پی کے ایما پر شروع کی گئی ہے۔ صرف وہ لوگ مخالفت کر رہے ہیں جو کاشتکار نہیں۔

○ انجمن تاجران آل پاکستان نے کسانوں کی جانب سے زرعی ٹیکس کے خلاف تحریک چلانے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسانوں سے ٹیکس وصول نہ کیا گیا تو تاجر بھی انکار کرسکتے ہیں۔ آج کسانوں سے ٹیکس نہ لیا گیا تو کل کوئی دوسرا کھڑا ہو جائے گا۔

○ پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کسانوں کو ہماری حمایت کی سزا مل رہی ہے۔ حکومت انہیں کچلنے پر تلی ہوئی ہے۔ صنعتکاروں کے مفادات کے تحفظ کے لئے کسانوں کے خلاف پارٹی بن گئی ہے۔ زرعی ٹیکس زبردستی نہیں لگایا جاسکتا۔

○ سپاہ محمد پاکستان کے سیکرٹری جنرل علامہ شاکر نقوی اور مرکزی سیکرٹری تبلیغات علامہ زاہد الراشدی کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔ وہ جماعت اسلامی کے رہنماؤں سے مل کر واپس آرہے تھے کہ ملتان روڈ پر پولیس نے گھیر لیا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ کیا گولڈن جوبلی عوام کو غلامی میں جکڑنے کی خوشی میں منائی جارہی ہے۔؟

○ وزیراعظم احتساب سیل نے توانائی کے شعبہ میں اربوں ڈالر کے فراڈ کا سراغ لگالیا ہے۔ جس میں سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو ان کے شوہر آصف زرداری ' شاہد حسن خان اور سلمان فاروقی ملوث پائے گئے ہیں۔

○ ایران سے روزانہ 27 لاکھ لیٹر تیل کی سمگلنگ کے الزام میں آصف زرداری ' ذوالفقار مگسی اور انور سیف اللہ کے خلاف ریفرنس تیار کرلئے گئے ہیں۔ یہ تینوں افراد 3 کروڑ روپے یومیہ کماتے رہے۔ جس سے قومی خزانے کو 27۔ارب کا نقصان ہوا۔ تینوں نے مل کر آئل کمپنی قائم کی۔ جسے رجسٹر کرلیا گیا۔ اور اس کا مالک ایک گمنام شخصیت کو ظاہر کیا گیا۔ منصوبہ کی تیاری کے لئے چیف منسٹر ہاؤس کوئٹہ کو استعمال کیا گیا۔ حکومت نے آئل کمپنی کا ریکارڈ قبضہ میں لے لیا ہے۔

○ سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر جھڑپوں کے نتیجہ میں 8 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔

○ میلسی سے چند کلومیٹر دور چوک منیلا کے قریب مسافروں کے بھیس میں ڈاکوؤں نے بس لوٹ لی۔ مزاحمت پر 2 مسافروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کردیا۔

○ فیصل آباد میں تحریک جعفریہ اور پولیس میں تصادم ہوا تھانیدار سمیت تین پولیس اہلکار یرغمال بنالئے گئے۔ مدھوپورہ میں فریقین کے درمیان وقفہ وقفہ سے فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا۔ کونسلر کی مداخلت پر معاملہ ختم کردیا گیا۔

○ بھارت کے دفاعی بجٹ میں 25۔ارب روپے کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

○ جرمنی کے مشرقی علاقے میں بدترین سیلاب کی وجہ سے فرینکفورٹ شہر میں دریا کے اہم پشتے میں ایک کلومیٹر چوڑا شگاف پڑ گیا جس سے کئی دیہات زیر آب آگئے ہیں۔

○ لوکل زکوۃ کمیٹیوں نے بحالی کے بعد کام شروع کردیا ہے۔

○ احتساب سیل کے دباؤ پر ہاشو گروپ نے ایک ارب ساٹھ کروڑ قرضہ کی مکمل ادائیگی کر دی ہے۔

○ بردہ فروشوں نے چونگی امرسدھو (لاہور) میں گھروں سے باہر کھیلتے ہوئے تین بچے اغوا کر لئے ہیں۔

○ تاوان کے لئے فیصل آباد سے اغوا کیا جانے والا تاجر کا بیٹا ڈیرہ اسماعیل خان سے برآمد کرلیا گیا ہے۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کے رہنما محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ بعض اسلامی ممالک پاکستان میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں۔

○ لاہور میں کچھوے کا گوشت کھلانے والے دو ملزموں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ایک گروہ دریائے راوی سے کچھوؤں کو پکڑ کر ان کا گوشت اور کلیجی علیحدہ علیحدہ لاہور کے مختلف علاقوں میں کباب اور کڑاہی گوشت کی دوکانوں پر فروخت کرتے تھے۔

○ دادو کے قریب دریائے سندھ میں باراتیوں کی کشتی ڈوبنے سے دولہا دلہن سمیت 32۔افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

○ گولڈن جوبلی تقریبات کمیٹی جشن منانے کے ساتھ حکمرانوں کا احتساب بھی کرے گی۔

○ سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو نے حکومت کو وارننگ دی ہے کہ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر کردار کشی بند کی جائے ورنہ میں عدالتی چارہ جوئی کروں گا۔

ربوہ میں پہلی بار چائنیز کھانوں کا افتتاح

پاکستان کی گولڈن جوبلی کی خوشی میں
یکم اگست تا 14 اگست تک

☆ پانچ فیصد کی تمام کھانوں پر خصوصی رعایت
☆ چائنیز کھانوں کا افتتاح یکم اگست کو ہوگا

لذیذ چرغہ ہاؤس
کالج روڈ ربوہ رابطہ فون 918-04524

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں۔ پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون : 211842

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائٹرز : شہزاد اسلم - رضوان اسلم

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے بے شمار ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ ربوہ اقصیٰ روڈ
فون : دوکان 212515 رہائش 212300

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ
آفس : 8-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر : 730288
رہائش : 726524
موبائل : 0300-661524
پروپرائٹرز ملک عبدالصمد